ہیں اس میں ایک لمحہ بھی توقف وتامل نہیں کرنا چاہیے۔ جہاں ہم ہر وقت حضرت محدث گوندلوی کی صحت کاملہ، عاجلہ اور نافعہ کے لیے اللہ پاک سے دعائیں کرتے رہیں وہاں ان سے انتساب و استفادہ کی نئی نئی راہیں تلاش کرکے زیادہ سے زیادہ فیضان علم سمیٹیں۔ کسی علمی شخصیت کی حیات مستعار میں ان پر دقیع اور شایانِ شان نمبر شائع کرنا۔ ان کی علمی خدمات کا اعتراف اور ان کی تدریسی عظمتوں کو خراج تحسین پیش کرنا۔ یقیناً بہت نیک فال ہوگا۔ تاکہ ان کے بارہ میں جو امور مبہم مغلق اور مشتبہہ ہوں وہ منقح ہوکر سامنے آسکیں اور کسی بھی شخصیت کے بارہ میں غلط تجزیہ نہ ہوسکے اس لیے ہم پاکستان بھر کے اہلِ علم اصحاب تحقیق، ارباب دانش اور ملک بھر میں ان کے پھیلے ہوئے تلامذہ سے اپیل کریں گے کہ اولین فرصت میں حضرت کے بارہ میں اپنے اپنے قلم صفحۂ قرطاس پر بکھیر کر مدیر الاعلیٰ الاسلام کے حوالے کریں۔ تاکہ یہ سوانحی خاکہ یہ تاریخی، تحقیقی اور علمی نمبر جلد از جلد منظرِ عام پر آسکے۔

مادرِ گیتی پاکستان کے مایۂ ناز سپوت حافظ فتحی اکتوبر کے اوائل میں مکہ مکرمہ میں انتقال فرماگئے۔ حافظ فتحی کو ایام طالب علمی سے ہی ذوق جمع کتب کا حصہ وافر ملا تھا۔ چنانچہ ایام طالب علمی میں انہوں نے ہر ایک موضوع پر نہایت قیمتی کتابیں جمع کرلی تھیں تعلیم سے فراغت کے بعد اس ذخیرہ میں ہمیشہ قابلِ قدر اضافہ ہوتا رہا۔ ایام قیام مکہ مکرمہ میں ان کا ذوق کتب دو آتشہ بلکہ سہ آتشہ ہوگیا تھا۔ فتحی مرحوم نے پوری زندگی کوئی جائداد نہیں بنائی، کوئی ذاتی مکان نہیں خریدا کبھی سرمایہ و دولت سے محبت نہیں کی۔ جو روپیہ پیسہ میسر ہوتا ان کی اعلیٰ سے اعلیٰ عمدہ سے عمدہ نادر و نایاب علمی کتابیں خریدتے چنانچہ آج حافظ فتحی کا ذاتی کتب خانہ ایک بہت بڑا علمی سرمایہ ہے حافظ فتحی اُس جہاں میں چلے گئے ہیں جہاں کسی کی واپسی نہیں ہوتی۔ ان کا کوئی حبی نسبی وارث نہیں وہ زندگی بھر کتاب و سنت کے داعی مسلکِ اہلِ حدیث کے مبلغ اور توحید کے شیدائی تھے۔ حافظ فتحی کا علمی اور تاریخی کتب خانہ جو بظاہر وسائل و ذرائع سے محروم اور خطرات کی زد میں ہے برّ صغیر پاک و ہند کی جماعت اہلِ حدیث کا فرضِ منصبی ہے کہ حافظ فتحی مرحوم کے قیمتی کتب خانے کا تحفظ کرے ہماری نظر میں پاکستان کی جماعت کی ذمہ داری بہت زیادہ ہے۔ انہیں چاہیئے کہ اولین فرصت میں مکہ مکرمہ میں کوئی موزوں جگہ تلاش کرکے حافظ فتحی مرحوم کا کتب خانہ اس میں منتقل کر دیا جائے وہاں جماعت کا ایک دفتر بھی قائم کیا جائے تاکہ جماعتی اور ملکی مجلسیں کم از کم ایام میں قائم ہوتی رہیں۔ اس سے حافظ فتحی کی روح کو تسکین ملے گی اور اس کے مشن کو جلا ملے گا۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ دیانتدار اہلِ علم کا ایک بورڈ

باقی صفحہ ۴۲ پر